SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday January 26, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذین یذکرون اللہ قیما وقعودا وعلی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظلمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا و اتنا ما و عدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد۔

ترجمہ: جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے، تو قیامت کے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday January 26, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذین یذکرون اللہ قیما وقعودا وعلی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار۔ ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظلمین من انصار۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد۔

ترجمہ ۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے، تو قیامت کے

دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا، اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا، یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے ۔ اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیئو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

(آل عمران ۱۹۴-۱۹۱)

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

The Members from this side of House are not here. Wasim Sahib, Agha Sahib, if you check, will they join us.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب! میرا خیال ہے پہلے یہ business کر لیں پھر میں statement دوں گا کہ کیا حالات ہوئے۔ کل جب جناب موجود نہیں تھے اور ڈپٹی چیئرمین صاحب preside کر رہے تھے تو اس وقت PIA کا Motion زیر بحث آیا، جس میں PIA کے معاملات پر discussion کرنی تھی اور ان کے مطابق PIA نے کوئی briefing Press paper میں distribute کر دیا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ ایوان کا privilege infringe ہوا ہے لہذا ہم walk out کرتے ہیں اور ہم اس وقت تک نہیں آئیں گے، یہ انہوں نے یہاں پر نہیں press conference میں کہا، اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک کہ یہ معاملہ طے نہیں ہو جاتا۔

اب چونکہ جناب نے پوچھ لیا ہے تو میں ذرا وضاحت کے ساتھ یہ بات کرنا چاہوں گا کہ PIA کے معاملات کو زیر بحث لانے کے لیے ہم نے offer کی تھی۔ PIA ایک اہم قومی ادارہ

ہے' اس کے بارے میں اخبارات میں بہت سی شکایات آتی رہتی ہیں۔ ممبران کے ذریعے کئی دفعہ سوالات اٹھائے جاتے ہیں' motions آتے ہیں تو بجائے اس کے ایک specific معاملہ جوسامنے آیا تھا کہ 135 ملازمین کو terminate کیا گیا ہے ' ہم نے کہا کہ تمام معاملات کو motion کے ذریعے discuss کر لیتے ہیں' PIA میں کسی کی termination نہیں کی گئی۔ جناب! ایک termination ہوتی ہے کہ contract دس سال کا ہے اور اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ایک ہے کہ contract fixed time کا ہے' دو سال' ایک سال یا چھ مہینے اور جب وہ time ختم ہو جاتا ہے تو contract خود بخود ختم ہو جاتا ہے لیکن کل جو معاملہ تھا' میں سمجھتاہوں کہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ جناب! اصل مسئلہ freedom of the Press کا ہے جس میں Press کو یہ حق ہے کہ وہ ملکی معاملات پر بات کرے' briefing لے اور briefing کے علاوہ بھی information حاصل کرے۔ Press کا یہ فرض ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جمہوریت میں Press پانچواں ستون ہے۔ کس لیے؟ کیونکہ جمہوریت' Press کی آزادی کے بغیر نہیں چل سکتی۔ سب میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ یہ House Press کی آزادی کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ہم تمام motions جو اس House میں دیتے ہیں' میں کہوں گا کہ تقریباً 100 فیصد Adjournment Motions جو اس House میں آتے ہیں وہ Press کی reports پر آتے ہیں۔ چاہے وہ کسی کی briefing ہو' Press والے کئی ایسے ہوتے ہیں جن کو اپنے profession کا شوق ہوتا ہے' جن کو اپنے profession پر فخر ہوتا ہے' جو اس پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی خبر لگائی ہے جو کسی اور کو نہیں ملی' جس کو scoop کہتے ہیں تو جناب! اگر یہ قدغن لگا دی جائے کہ Press کو جو information ملتی ہے وہ Houseمیں زیر بحث ہے اور Press اس کو نہیں چھاپ سکتا یا اس کو receive نہیں کر سکتا تو جناب! یہ جمہوریت کے لیے ایک خطرہ ہو گا۔

ہم حکومت میں ہیں' ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارے خلاف Press میں report چھپتی ہے تو ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ جناب! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہمیں اچھا نہیں لگتا لیکن جناب! ہم آخری حد تک اس حق کا دفاع کریں گے کہ Press کا حق ہے کہ وہ تنقید کرے' information لے' ہر طریقے سے لے' چاہے briefing سے لے یا کسی طریقے سے لے۔ تو

جناب! جو بنیادی مسئلہ کل سامنے آیا وہ freedom of the Press کا ہے۔ کوئی معاملہ اگر ایوان میں زیر بحث ہے یا آنے والا ہے تو کیا Press اس کے بارے میں briefing نہیں لے سکتا؟ جناب والا! لے سکتا ہے، briefing مل سکتی، ہونی چاہیے اور اگر یہ قانون بن گیا کہ Press کے پاس کوئی چیز آ گئی ہے اور وہ زیر بحث ہے تو اس کو نہیں چھاپ سکتے تو جناب! پھر Press کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ یہاں پر سینکڑوں motions ہیں، پاکستان کی قومی زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں motion موجود ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ Press اس کو نہ سن سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے۔ جہاں تک PIA کے معاملات کا سوال ہے، اس سے ایک دن پہلے PIA پر الزامات لگ چکے تھے۔ اس سے کئی دن پہلے سوالات کے ذریعے PIA پر الزامات لگ چکے تھے۔ اب کیا PIA کا فرض نہیں ہے، ان کی ذمہ داری نہیں بنتی ہے کہ وہ جواب دیں۔ وہ بھی عوام کے سامنے جوابدہ ہیں اور Press کا فرض ہے کہ ان کی جوابدہی، ان کے view کو چھاپے۔

جناب! ہماری جمہوریت کی عمر تو تھوڑی ہے، پچاس ساٹھ برس کوئی اتنا لمبا عرصہ نہیں ہوتا، انگلستان کی سینکڑوں برسوں پر محیط سیاسی زندگی میں مجھے ایک نظیر نہیں ملی جہاں Press کو اس وجہ سے دبایا گیا ہے کہ motion House میں pending ہے۔ Press کی اپنی ایک شان ہے۔ Press کا اپنا ایک وقار ہے کہ وہ کہاں سے کیسے information لیتے ہیں اور ان کا حق بنتا ہے کہ information دیں۔ اگر وہ نہ دیں تو Press اپنے طریقے سے لے بھی لیتا ہے۔ مجھے یہاں پر ایسی کوئی مثال نہیں ملی برعکس اس کے کہ Article 19 of the Constitution میں لکھا ہوا ہے "there shall be freedom of the Press." کہ جناب! اس freedom کو اس بناء پر نہیں روکا جا سکتا کہ ایک چیز House میں زیر بحث ہے۔ جناب! یہ کوئی دربار ہال نہیں ہے کہ زیر بحث ہے، کوئی secret chamber نہیں ہے، زیر بحث ہے، یہ Public کا chamber ہے اور Press کا فرض بنتا ہے کہ ان کو جو information ملے، جو information ان کے پاس آئے، وہ ہر طریقے سے information لیں اور اس کو distribute کریں۔ آج جناب! میں جو بات کر رہا ہوں وہ میں اپنے دوستوں کو سنانے کے لئے نہیں کر رہا۔ ہم تو آپس میں بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ میرے پریس

کے بھائیوں کو یہ بات پہنچے کہ ان کے حق پر قدغن لگائی جا رہی ہے۔ میرا مقصد ہے کہ یہ بات پاکستان کے عوام تک پہنچے، ان کو پتا چلے کہ ہمارے خیالات پریس کے بارے میں کیا ہیں۔ یہ مقصد نہیں کہ میں اپنے دوستوں کو روز تقریریں سناتا رہوں۔ پریس کے بغیر کیا یہ ہاؤس چل سکتا ہے؟ اگر کسی پر الزام لگتا ہے تو اس کا حق بنتا ہے اور اخبارات میں الزامات لگے ہیں،ہر کسی کا حق بنتا ہے کہ وہ بتائے کہ میری کیا پوزیشن ہے،میرا کیا نقطہ نظر ہے، میں کیا کہنا چاہتا ہوں تو یہاں پر جناب والا! کچھ چیزیں آئیں، کچھ حقائق پربھی مبنی نہیں تھیں۔ ہوا یہ کہ جب حقائق پریس کو distribute کئے گئے تو میرے خیال میں اپوزیشن کے بھائیوں کو ایک تشویش ہوئی کہ بھئی حقائق تو ان کے پاس آگئے ہیں، ہم برعکس بات کریں گے تو وہ بھی چھاپیں گے، احتراماً ان کی بات بھی چھاپیں گے لیکن جب دو versions سامنے آئیں گے تو شاید وہ credibility نہ رہے جو otherwise وہ چاہتے تھے۔

جناب والا! بہت سی باتیں ہیں اگر آپ موقع دیں گے تو میں کروں گا لیکن میرے خیال میں ہم سب کو message clear جانا چاہیے۔ اگر جمہوریت کو چلانا چاہتے ہیں تو پھر جمہوریت کے تمام اداروں کو تقویت دینا ہوگی۔ اگر ہم اپنے پارلیمنٹ کے حق کو تسلیم کروانا چاہتے ہیں تو پریس کے حقوق بھی تسلیم کرنا ہوں گے۔ اگر پریس کو information دی جاتی ہے تو کسی قسم کی کوئی قدغن پارلیمنٹ کے حق میں نہیں ہے۔ یہ پریس کا حق ہے کہ وہ information لے، کسی ذریعے سے لے، briefing سے لے، اور میں سمجھتا ہوں کہ PIA کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ information دے۔ this is all I wanted to say. شکریہ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شیر افگن نیازی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! صرف میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک انہوں نے freedom of press اور fundamental rights , 73 Constitutional Article 90 کے تحت یہ بات سچی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی ایک بات ہے کہ ہم نے بڑی فراخدلی سے لیڈر آف دی ہاؤس اور وزیرمملکت برائے پارلیمانی امور، ہم سب یہ تحریک التواء لائے تھے۔ ہم نے کہا جناب والا! کہ PIA کے تمام

معاملات کو سمیٹنے کے لئے پوری طرح بحث کرلیں کیونکہ دو گھنٹے میں تو صرف چند ممبران بات کر سکیں گے ، اس کے بعد وقت ختم ہو جائے گا اور صحیح معنوں میں شاید delibrations اور thresh out نہ ہو سکے جو issues before the House ہیں۔ لوگوں میں confusion ہے کہ PIA کی کارکردگی اس کی صورتحال اور پھر 20.99 million اس کا قرضہ اور ساری صورتحال۔ ہم نے مل کر یہ بات کی اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے کی کہ آپ کی تحریک التواء کو ختم کرتے ہیں اور اس کو ہم Rule 194 کے تحت لاتے ہیں جو بڑا وسعت رکھتا ہے ، جس میں وقت کی قدغن نہیں ہے اور جس میں کم از کم دونوں سائیڈ سے معزز اراکین اپنا اظہار خیال کرسکتے ہیں اور جس حد تک وہ چاہتے ہیں حقائق دے سکتے ہیں۔ پھر ۲۳ تاریخ کو یہ بات رکھی گئی ۔ پھر ۲۴ کو انہوں نے کہا کہ ۲۵ کو لیں ۔ ہم نے یہ بھی کہا کہ نہ صرف کل کے لئے بحث ہوگی بلکہ آج جمعہ کے روز بھی اگر یہ جاری رہی تو جاری رہے گی اور جتنے معزز اراکین یہ لسٹ آپ ملاحظہ فرمائیں آپ کے پاس ہے ۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر دو طرفین سے کافی تعداد میں معزز اراکین نے کہا تھا کہ ہم اس بحث میں حصہ لیں گے اور PIA کے تمام معاملات کو صرف اس کے چیئرمین کے حوالے سے نہیں بلکہ اس کی کارکردگی ، اس کے جہازوں کے حوالے سے ، جس طریقے سے ، جو بھی شکایات ہیں ان کو پوری طرح سے thoroughly delibrate کیا جائے گا ، اس پر کوئی decision لینا ہو تو وہ بھی لیں ، کوئی directions دینی ہیں تو وہ بھی دیں ، instruction دینی ہیں تو وہ بھی دیں-یہ ساری صورتحال رکھی گئی تھی ، یہ تو ان کا بہانہ ہے کہ جناب ! پریس کو پہلے بریفنگ مل گئی اور اس طریقہ کار سے یہ breach of privilege of the House ہو گیا ہے یا اس طریقہ سے کوئی نہیں کرسکتا - یہ کہیں نہیں ہے ۔ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ چودہ سو سال کی پارلیمنٹ میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی اور پچاس ساٹھ سال کی پارلیمنٹ میں یہ نیا قانون کھڑا ہو گیا ہے کہ PIA والوں نے اگر کوئی کاغذات دے دیئے ہیں یا briefing دے دی تو اس سے کوئی حرج کوئی نہیں ہوا ، بلکہ ہم نے تو fully یہ کہا کہ آپ پوری طرح جتنی بحث کرنا چاہتے ہیں کریں اور اس کے لئے for and against, we will argue اور جو درست بات ہو گی ، ہم اس کو مان لیں گے۔ اس لئے ان کا آج House سے چلے جانا ، یہ ان کی کوئی اندرونی خلفشاری صورتحال ہے ، اس کا اس ہاؤس سے کوئی تعلق نہیں

ہے، آپس میں ان کا کوئی سلسلہ ہو گا۔ اگر PIA walkout کی press release کا بہانا بنا کر کیا ہے تو یہ نامناسب ہے، یہ کوئی وجہ نہیں بنتی کہ آج وہ اس ہاؤس میں تشریف نہ لائیں۔ اس طریقہ کار سے وہ یہ سمجھیں کہ وہ benches پر نہیں آئیں گے اور ہماری وجہ سے ہاؤس چلتا ہے تو یہ ان کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ ہاؤس treasury benches چلا سکتے ہیں، یہ majority میں ہیں اور وہ majority میں نہیں ہیں اور اگر وہ majority principle کو کچلنا چاہتے ہیں، جمہوریت نام ہے majority کا، majority rule کرتی ہے اور minority پر rule ہوتا ہے they have to sit and listen to the Government. اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ ان کے نہ آنے سے یہ ہاؤس رک سکتا ہے، یہ نہیں رک سکتا۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ آپ آج کا agenda شروع کرائیں اور ہم اس کو پوری طرح سے ختم کریں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں آپ کی اجازت سے ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سینیٹ کا 6 برس کا term ہوتا ہے اس حوالے سے ہے کہ

چھ برس کا وقت ملا تھا، اس نے یونہی لٹا دیا

کچھ عرصہ تو ڈیسک بجائے، کچھ لفظوں میں گنوا دیا

متعدد آوازیں: واہ، واہ، کیا کہنے۔

جناب چیئرمین: جی حمید اللہ آفریدی صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی: جناب چیئرمین! میرے خیال میں ہم اس کل والے issue کو ختم کرنے کی بجائے اسے مزید طول دیتے جا رہے ہیں۔ جیسے کل بتایا گیا کہ ان کا اعتراض یہی تھا کہ جو press کو briefing دی گئی ہے یہ conclusion کے بعد دینی چاہیے تھی، جب debate وغیرہ complete ہو جائے لیکن اس پر گورنمنٹ کا موقف یہ تھا کہ وہ briefing government کی طرف سے نہیں ہے بلکہ وہ PIA والوں نے press کو briefing دی ہے۔ کل یہاں treasury benches نے خود agree کیا ہے اور ہمارا بھی یہی اعتراض تھا کہ PIA کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اِدھر آ کر اپنی press releases بانٹیں۔ ان کے اپنے

set up ہیں' ان کے اپنے دفاتر ہیں ' اگر انہوں نے کرنا ہی تھا تو وہاں سے کرتے۔ لہذا جو main issue تھا وہ time سے پہلے press release دینے پر تھا اور treasury نے کل خود یہ agree کر لیا ہے کہ PIA کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میرے خیال سے اب مزید issue نہیں رہا ہے اور اگر treasury benches کے دو چار ساتھی جا کر ان سے بات کر لیں تو یہ issue resolve ہو سکتا ہے۔ جو ان کا اعتراض تھا وہ انہوں نے خود agree کر لیا کہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میرے خیال سے یہ چیزیں ان کو clear ہو جائیں تو اس میں مزید کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ ان کا مزید کوئی اعتراض ہو۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I think it is will of the House that we proceed with the business; but I would say that there should be efforts made to talk to the Opposition and have them join us, so that this House runs better with broad based representation and if you meet with me, I am also at your disposal. Now, we will take up the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب محمد امین دادا بھائی نے مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، میر اسرار اللہ خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 23 تا 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد عفران خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 25 اور 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محترمہ رتنا صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 25 اور 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، نواب محمد ایاز خان جوگیزئی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کے باعث آج مورخہ 26 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔

We take up the adjournment motions,

پہلا رضا ربانی صاحب اور ان کے کچھ ساتھیوں کا ہے، they are not here اور دوسرا عبدالرحیم خان مندوخیل اور رضا محمد رضا صاحب کا ہے، وہ بھی نہیں ہیں۔ Then item No. 34 Mr. Hameedullah Jan Afridi.

ADJOURNMENT MOTION Re: FORMATION OF COMMISSION FOR ASSISTING AFGHAN GOVERNMENT

Senator Hameedullah Jan Afridi: I beg to move that the business of the House may kindly be adjourned to discuss a subject of recent occurrence and of an urgent public importance.

That on the 10th of January, the Prime Minister of Pakistan has constituted a five-members Commission for organizing *'Jirgas'* in coordination of the Government of Afghanistan. The move was made in consequence of the Prime Minister's recent visit to Afghanistan.

That the Commission was announced without the approval of the Cabinet and it comprises five office bearers under the Constitution who are not members of a single Constitutional body.

That all the members of the Commission have sworn to discharge their duties in the interest of the sovereignty of Pakistan that, as such, it is their first and foremost obligation. The Commission has been formed without any Constitutional base and may compromise the will of the people of the Federally Administered Tribal Areas as well as the authority of the Federation over the Area.

Therefore, this House may discuss the subject to defend the Constitution of Pakistan.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It does not fall in the jurisdiction of the Constitution in a way what he has described. I would

like to draw your kind attention to Article 247 and its clause (7) is very clear that;

"Neither the Supreme Court nor a High Court shall exercise any jurisdiction under the Constitution in relation to a Tribal Area, unless '[Majlis-e-Shoora (Parliament)] by law otherwise provides".

اس میں صورت حال یہ ہے کہ اس کو Federation control ضرور کرتی ہے' یہ اس کی ایک special position ہے - اس وجہ سے it cannot be regarded as a regular part of Pakistan whereby no jurisdiction of High Court and Supreme Court is applicable to this area and no adjournment motion can be brought before this House because there is special Secretariat in Peshawar under command of the Governor duly controlled by the Federal Government and the President. Whenever, on the advice of the Prime Minister, any action is taken in the Tribal Areas and in the form of order or anything like that is done to the advice of the Prime Minister to the President an order is issued. Therefore, this adjournment motion is not admissible, cannot be presented before this august House.

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی ، جناب چیئرمین ! یہ Commission جو constitute ہوا ہے' اس کا اثر صرف قبائلی علاقے تک نہیں ہے بلکہ یہ پورے پاکستان پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نیازی صاحب کو Constitution کا تو زیادہ پتا ہو گا لیکن جو تھوڑا بہت ہمیں پتا ہے-- Article-90 میں ہے' جناب چیئرمین! میں Article-90 پڑھ کر سناؤں گا.

" The executive authority of the Federation shall vest in the President and shall be exercised by him, either directly or through officers subordinate to him, in accordance with the Constitution".

قبائلی علاقہ جات کے سارے امور President کے ساتھ lie ہوتے ہیں اور Governor as an agent انکے behalf پر act کرتا ہے۔ اس جرگے کے کچھ ایسے سیاسی نکات ہیں جن کو ہم پہلے سے ذہن میں نہ رکھیں تو بعد میں اس کے consequences کافی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ کچھ ایسی چیزیں اس کے لیے دیکھنی ہوں گی کہ جیسے مشترکہ جرگہ کس ملک کی ضرورت ہے؟ کیا پاکستان کو افغانستان کی سرحد سے دراندازی کی کوئی شکایت ہے یا کیا مشترکہ جرگے کے دونوں فریق اپنے اپنے علاقے پر مکمل اختیار رکھتے ہیں؟ کیا افغان ہمارے قبائلی مشیران کے اثرورسوخ کو تسلیم کرتے ہیں؟ جرگے میں نمائندگی کا اصول کیا ہوگا؟ پاکستان اس سلسلے میں کیا طریقہ کار اختیار کرے گا؟ کیا بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہونے والے قومی اسمبلی کے بارہ ارکان اس جرگے کے ممبر ہوں گے یا نمائندگی صرف چند علاقوں کو دی جائے گی؟ کمیشن کے ارکان کی نامزدگی میں نمائندگی کا کونسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے؟ وفاقی حکومت پانچ ارکان کی حیثیت بتائے کہ یہ ارکان جرگے میں شامل ہوں گے یا نہیں؟ کابل انتظامیہ کس سے معاملات طے کرنا چاہتی ہے، پاکستان کی سیاسی جماعتوں سے یا قبائلی مشیران سے؟

دونوں ایوانوں کی خارجہ امور کی کمیٹیاں موجود ہیں، کیا انہوں نے مشترکہ جرگے کے تصور کے بارے میں کسی کو اعتماد میں لیا ہے؟ کیا انہوں نے کابل میں اس بارے میں کسی ایم۔ او۔ یو پر دستخط کیے ہیں؟ جناب چیئرمین! اس پر کچھ آئینی اعتراضات بھی ہو سکتے ہیں۔ کیا آئین، پاکستانی شہریوں کے کسی گروپ کو، کسی دوسرے ملک کے شہریوں کے گروپ کے ساتھ قومی سلامتی یعنی Security of Pakistan کے سوال پر کسی بات چیت یا معاہدے کی اجازت دیتا ہے؟ دوسرا اس میں سوال ہے کہ گورنر اپنے فرائض کی ادائیگی میں صوبائی کابینہ اور وزیر اعلیٰ کی advice کے پابند ہیں؟ کیا وزیر اعظم پاکستان، سرحد اور بلوچستان کی صوبائی حکومتوں کو جرگے میں شریک کرنے کے خواہاں ہیں؟ تیسرا سوال جناب چیئرمین! کیا آئین صوبائی حکومت کو خارجہ امور میں مداخلت کی اجازت دیتا ہے؟ اور آخری سوال جناب چیئرمین، کہ کیا کمیشن کی نامزدگی آئین، کابینہ کے قواعد یا Cabinet rules کے مطابق ہے یا نہیں ہے؟

جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر issue کا پتا چلے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان issue کیا ہے جس کے لیے یہ جرگے بن رہے ہیں یا کمیشن constitute کیا جا رہا ہے

تو یہ بڑا واضح ہے جناب چیئرمین، کہ ہمارا افغانستان کے ساتھ کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ جس کو ہم کسی جرگے سے حل کریں۔ جس طرح اخباروں میں دیکھا جا رہا ہے کہ افغانستان کے اندر حکومت پاکستان یا سرزمین پاکستان کی طرف سے مداخلت ہو رہی ہے تو اس کا already حکومت پاکستان، ان کو بڑا clear جواب دے چکی ہے لیکن اگر حکومت پاکستان یا وزیر اعظم پاکستان یہ چاہتے ہیں کہ یہ issue ایک جرگے سے ان کے ساتھ طے کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم agree کر رہے ہیں کہ ایسا کچھ ہماری سرزمین سے ہو رہا ہے لہذا میں یہ request کروں گا کہ اس کمیشن کو ختم کیا جائے۔ یہ unconstitutional ہے اور نیازی صاحب بہتر سمجھتے ہیں لیکن اتنا اگر یہ کہہ رہے ہیں تو یہ بھی ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن ہمیں مجبوراً اس میں سپریم کورٹ کا decision لینا پڑے گا کہ آئین کیا کہتا ہے؟ واقعی یہ کمیشن جو بنا ہے یہ آئینی ہے یا غیر آئینی ہے؟ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: اس میں آپ نے بیان کیا ہے کہ Constitution regular ہے یا نہیں ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب! اس میں دو چیزیں میں کہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے He should open up Book of Constitution and look into clause 1 of Article 91 where the aid and advice of the Prime Minister, of the cabinet is to the President. پھر Article 48(1) نہیں پڑھا انہوں نے اور اس وجہ سے جو کمیشن بنایا گیا ہے یہ correct ہے۔ اس کی main وجہ یہ ہے کہ ہم پر الزام آ رہا ہے internationally یورپ میں، امریکہ میں، ہر جگہ پر کہ tribal areas سے terrorism کو تقویت مل رہی ہے۔ infiltrators are coming across اور Government of Pakistan is trying its level best to prevent this تو اب اس کے لیے کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اب اس کا result کیا آتا ہے، کیا طریقہ کار ہے، it has been constituted very rightly and it is the privilege of the Federal Government of Pakistan اور پرائم منسٹر نے کمیشن بنایا ہے، under the powers which have been vested in

ہے نہیں malafide اس میں کوئی him as the Chief Executive of the federation

infiltrators are going اور reason یہ ہے کہ ہم پر ابھی تک یہ الزام جاری و ساری ہے کہ

across the borders and terrorism is being supported in Afghanistan by

internal ہم تو یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں سے نہیں ہو رہا ' یہ these tribal areas

mere frivolous type of allegations are being ' کی افغانستان ہے turmoil

کے support کی اس تو کمیشن یہ levelled against Pakistan and tribal areas.

لیے بنایا گیا ہے ' اچھائی کے لیے بنایا گیا ہے' اس میں کوئی malafide ہے ہی نہیں - اس

سے کسی person کو gifted نہیں کیا گیا' concession نہیں دی گئی ' اس کو بڑا بنانے

it is for the sake of this country and the tribal areas just ' کے لیے نہیں کیا گیا

to save our own skin and to tell the truth internationally that we are not

President of ہمارے - ہم ہیں involved at all, we are against it, front state

6 hundred soldiers have been کہ very rightly said this نے Pakistan

martyred and suicidal attacks have been done on the President and the

Head of State ' ہم risk میں ہیں - ہمارے چیف ایگزیکٹو risk میں ہیں ' Prime Minister

risk میں ہے۔ دوسرے dignitaries risk میں ہیں اور بہت سے نوجوان شہید ہو رہے ہیں تو

اس میں اگر کمیشن بنا دیا گیا ہے تو کون سی قباحت ہو گئی ہے۔

It is not unconstitutional. It is legal, lawful and constitutional Commission duly constituted by the Chief Executive of the Federation, the Prime Minister of Pakistan.

Mr. Chairman: One issue you have raised is the constitutional authority and second is what will it do? Its organization.

But let us hear the Leader of the House. He is a - میں تو کوئی حرج نہیں ہے

leading lawyer and the constitutional expert what is his view on this.

Senator Wasim Sajjad: The submission made by the honourable Minister for Parliamentary Affairs, even otherwise sir, apart from the fact that no Constitution is being violated, this is an Executive decision by which a Commission has been formed and so far no decision has been given. The Commission has been formed to organize the *Jirga*. Obviously in organizing the *Jirga* everybody will be taken into confidence, any person who has an influence in this matter will be taken into confidence so that a representative *Jirga* will be constituted. The Prime Minister is not going to do it personally. These people will help the Prime Minister how to do it and then the decision that we will take ultimately we don't know what decisions are going to be taken, which people will form part of the *Jirga*, from which area they will come, all this, obviously they are just to facilitate and ultimately whatever decision is taken, then the question of implementation of those decisions will come.

As the honourable Minister for Parliamentary Affairs pointed out the purpose of forming these Commissions and the *Jirga*, as they are to be formed from both sides, is to prevent terrorism both in Pakistan and Afghanistan in the border areas. There is allegation that there is cross border movement. There is allegation that people who are trained terrorists are moving from one place to the other and the question is how do we control this and this is in accordance with the traditions of the tribal areas that we involve the people of the tribal areas, we involve *the Maliks*, we involve the influential people so that we can make them

understand that this activity is contrary to their interests and the interest of Pakistan and Afghanistan. So, this is the entire purpose. At present, no decision has been taken. It is an attempt to make a *Jirga* the ultimate result would be that some decisions will be taken and when those decisions are taken then the question of implementation of those decisions would arise. At the moment sir, there is nothing.

Mr. Chairman: Agha Sahib, you are the Law Minister, any comments please.

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف)، جناب چیئرمین! اس میں جو بات میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جیسا کہ نیازی صاحب نے فرمایا تھا۔ Article 247 in the Constitution جو ہے اس میں sub-clause (5) ہے وہ میں اپنے دوست کے لئے پڑھ دیتا ہوں۔

"Notwithstanding anything contained in the Constitution, the President may, with respect to any matter, make regulations for the peace and good governance of the Federally Administered Tribal Area or any part thereof". The President is empowered to make any regulation.

اس میں اس طرح کے کمیشن بھی بنتے ہیں۔ اس میں Constitution کی کوئی violation نہیں ہے۔ It is according to the Constituion. اور اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، حمید اللہ جان صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب چیئرمین! میں اس میں گزارش کروں گا۔ مجھے Article 247 پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہاں پر میں نے Article 90 میں ان کو clearly Executive Authority کا clause پڑھ کر سنایا ہے۔ اب مزید اس سلسلے میں ان

سے .بحث تو نہیں کرسکتا ہوں لیکن جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو پھر اس کو confirm کرنے کے لئے .we will seek it from the Supreme Court جہاں تک دیکھا جا رہا ہے میں پھر بھی اس floor پر یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ مسئلہ جو افغانستان کے ساتھ ہے وہ افغانستان کا اندرونی مسئلہ ہے۔ پاکستان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کے لئے آپ افغانستان کے ساتھ جرگے کر رہے ہیں۔ اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں یا یہ House سمجھتا ہے کہ ہمارا کوئی common issue ہے جس کو resolve کرنے کے لئے ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیے تو اس کا بھی ایک Constitutional طریقہ ہوگا۔ لہذا' اس طرح unconstitutional commissions نہیں بننے چائیں۔

دوسرا اس پر اعتراض قبائلی لوگوں پر بالکل نہیں ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے نیازی صاحب نے کہا' وہ سرزمین پاکستان کی بات کرتے ہیں۔ وہ قبائلی لوگوں کی بات نہیں کرتے ہیں۔ اگر آپ deny کرتے ہیں کہ قبائلی علاقہ پاکستان کی سرزمین پر نہیں ہے تو وہ پھر ان کی مرضی لیکن میری plea پھر بھی یہی ہوگی کہ آج یہ چیز آپ ریکارڈ پر note کرلیں کہ اس کے کوئی مثبت نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔ افغانستان کا اندرونی مسئلہ ہے جوکہ کئی سالوں سے ان کے قابو میں نہیں آ رہا ہے۔ Allied forces بھی مسئلہ حل نہیں کر سکتیں تو ان کے علاقے کے چند لوگ جن کا ادھر کوئی اثر و رسوخ نہیں ہے اور آدھے سے زیادہ دوسرے ملکوں میں پڑے ہوئے ہیں تو آپ کس چیز کے لئے ان کے ساتھ بیٹھ کر' کس بات پر آپ ان کے ساتھ negotiation کرنا چاہتے ہیں۔ پھر جیساکہ نیازی صاحب نے کہا let us assume ایک سیکنڈ کے لئے کہ یہ Constitutional ہے بھی تو کیا چند افراد کے کہنے پر اور ان کے فیصلے کرنے پر آپ پھر وہ لاگو کریں گے۔ حکومت پاکستان پھر اس کو مانے گی ؟ جناب چیئرمین! اس کو بڑے غور سے اور بڑی تفصیل سے دیکھنا پڑے گا۔ اگر پھر بھی آپ سمجھتے ہیں کہ اگر واقعی اس کی ضرورت ہے تو اس کو Constitutional طریقے سے کرنا پڑے گا۔ Matter صرف قبائلی علاقے کا نہیں ہے کہ اس کو صرف قبائلی جرگہ افغانستان سے کرا رہے ہیں۔ افغانستان کے ساتھ ہمارے بڑے اچھے relations ہمیشہ رہے ہیں۔ ہمارے اور بھی ایسے tribes ہیں جوکہ دونوں sides پر پڑے ہوئے ہیں۔ لہذا' میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ یہ

unconstitutional ہے' اس Commission کو ختم کیا جائے ورنہ ہمیں پھر سپریم کورٹ سے اس کے لئے رجوع کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہاں پر یہ clarification کرنی بڑی ضروری ہے کہ اس Commission کے نتائج کیا ہوں گے یا کیا نہیں ہوں گے؛ جرگہ جو مقرر ہوتا ہے وہ consultation سے ہوتا ہے اور with the consent of the area people ہوتا ہے اور کوئی اچھا کام کرنا ہو تو اس کے لئے جرگہ قائم کیا جاتا ہے۔ جہاں تک اس کے مقاصد کا تعلق ہے' جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ in the past افغانستان سے ہمارے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں' یہ بھی درست نہیں ہے۔ پہلے جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں they were anti Pakistan, they were pro India. یہ بات بھی ان کی سچی نہیں ہے۔ پھر اب تو صورتحال یہ ہے کہ occasionally the allegations are being made against Pakistan. کہ یہ جو جنگ کی کیفیت ہے یا صورتحال خراب ہو رہی ہے inside Afghanistan is being aided by and supported by Pakistan. اور یہیں سے وہ "القاعدہ" اور طالبان کے لوگ ان کو encourage کرتے ہیں۔ We want to prove that this is not being done from Pakistan at all and we are in support of strong, stable and good Afghanistan. We are not against Afghanistan. We want to support the idea that Afghanistan must be free of this terrorist activity and there should be nothing wrong with it. It should be stable, politically stable, economically stable and we have been a front state in fighting back the terrorism. یہ صورتحال ہمارے لئے تکلیف دہ ہے۔ ابھی تو کمیشن بن رہا ہے اور اس کے بعد کیا نتائج ہوں گے یہ کوئی نجومی ہی pre hand بتا سکے گا Constitutionally, legally the commission is correct the after effect will be when it is operated upon, acted upon یہ اس وقت پتا چلے گا۔ ان کی یہ نجومی والی بات ہو تو سچی ہو گی میں نہیں جان سکتا۔

سینیٹر حمیداللہ جان آفریدی: ایک ریکارڈ کی درستگی کے لئے، نیازی صاحب کافی senior politician ہیں ان کے یہ الفاظ کہ وہ pro-India تھے یہ تاریخ میں آج تک کبھی ثابت نہیں ہوا ہے کہ قبائلی لوگ pro-India تھے۔ یہ ریکارڈ پر ہے۔ اس کو expunge کیا جائے اور اس قسم کے گورنمنٹ کے statement کی وجہ سے، اگر یہ ان کو pro-India -----

جناب چیئرمین: ایسی کوئی بات نہیں۔

سینیٹر حمیداللہ جان آفریدی: یہ آپ چیک کریں۔ ریکارڈ چیک کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیشہ----

جناب چیئرمین: آپ ان کو سن لیں اگر ایسا ریکارڈ میں ہے تو یہ وضاحت کریں گے۔

سینیٹر حمیداللہ جان آفریدی: ریکارڈ کو چیک کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ریکارڈ سے وضاحت ہو جائے گی۔ اگر ریکارڈ میں کچھ بھی ہے تو---

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I said of the Government of Afghanistan not the Tribal Area. They are our brothers. They have been in all the wars with us and they are more dedicated patriotic to Pakistan. They have placed more sacrifies as compared to us, the tribal people.

یہ تو میں نے کہا ہی نہیں۔ میں نے افغانستان کو کہا ہے۔

سینیٹر حمیداللہ جان آفریدی: ٹھیک ہے۔ مجھے غلط سمجھ آئی ہے۔ اگر آپ نے گورنمنٹ آف افغانستان کہا ہے تو ٹھیک کہا ہے۔ پہلے کی بات نہیں وہ اب بھی pro-India ہے۔ آپ ابھی کا بتائیں پہلے کی بات نہیں ہے۔ basically جناب! issue جرگہ والا issue نہیں ہے کہ Government of Pakistan ان کے ساتھ جرگے کریں۔ لہذا میری پھر بھی یہی plea ہے کہ اس کمیشن کے کوئی مثبت اثرات نہیں آئیں گے اور اگر گورنمنٹ نے کمیشن بٹھانا ہی ہے تو اس کو Constitutionally کرے۔ یہ Un-constitutional ہے ہماری plea یہی ہے جناب۔

جناب چیئرمین، اس میں آپ بھی سن لیں Constitution کا اور حکومت کی وضاحت بھی کہ ایک اس کو facilitate کریں - افغانستان ہمارا ہمسایہ ہے - ہمسائیوں میں اگر کوئی مسئلہ ہو تو آپس میں بیٹھ کر باہمی افہام وتفہیم سے اگر کوئی کوشش کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیا فیصلہ ہوتا ہے وہ تو آگے چل کر پتا چلے گا۔ اس وقت اس پر بحث ہو سکتی ہے کیونکہ اب تو یہ ہے کہ یہ ایک channel ہے ' ایک یہ فورم بنا ہے جو کہ آگے اور تجاویز دے گا تو کہیں بھی اگر باہمی افہام وتفہیم ہو اس پر میرا خیال ہے اعتراض نہیں ہونا چاہیے اورکیونکہ یہ ایک ملک کی threat بھی ہے۔ الزامات آ رہے ہیں اس لحاظ سے اگر یہ فورم بناتے ہیں جس میں کہ discuss کریں کیونکہ اس علاقے میں دونوں طرف بارڈر کے یہ ایک روایت رہی ہے کہ جرگے بیٹھتے ہیں، بات کرتے ہیں، اسی حساب سے یہ چل رہے ہیں کہ آپس میں بیٹھ کر بات کریں - یہ تو ایک suggestion دیں گے۔ کیا suggestions دیں گے ان پر کیا عمل ہوتا ہے، کیا فیصلے ہوتے ہیں، وہ تو آگے چل کر دیکھیں اور جو کوئی ایسی بات ہو گی جو آپ سمجھتے ہیں ٹھیک نہیں ہے ہمارے national interest میں تو بالکل اس پر discussion ہوسکتی ہے۔ ابھی تو ابتدا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب ایک Article ہے۔ میں ایک Article پڑھ دیتاہوں،

Principles of the policy, Chapter No.2 of the Constitution, Article No.40.

> "The State shall endeavour to preserve and strengthen fraternal relations among Muslims countries based on Islamic unity, support the common interests of the peoples of Asia, Africa and Latin America, promote international peace and security, foster goodwill and friendly relations among all nations and encourage the settlement of international disputes by peaceful means".

Fraternal relations Muslims countries.

کے ساتھ ہم نے ضرور درست کرنے ہیں جب خراب ہوں تو اس میں کون سی قباحت ہے۔
کمیشن ابھی تو constitute ہوا ہے۔رزلٹ آئے گا تو دیکھا جائے گا positive or negative.

Mr. Chairman: Hameedullah Sahib. Let the decisions come and then you see what they are saying. We leave the matter at all. And we will go to, item No. 2. Syed Dilawar Abbas you will present the report on behalf of Anwar Bhinder Sahib.

LAYING OF REPORTS

Senator Syed Dilawar Abbas: Honourable Chairman, I present the report on behalf of the Chairman Functional Committee on Government Assurances the implementation second report for this period and on the Assurances given by the Government on the floor of the House. Thank you.

Mr. Chairman: The report stands presented. Now, we will take up item No. 3. Senator Razina Alam Khan will move item No. 3.

Senator Razina Alam Khan: I beg to present the fourth report of the Standing Committee on Education, Science and Technology for the period of 1st August, 2006 to 15th January, 2007, under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business of the Senate, 1988. It may be placed on record.

Mr. Chairman, in presenting the report of my committee, I would like to make a statement that all the members of this committee have worked together as a team, rising above from party politics, in their

learned recommendations on education issue. I would also like to record my appreciations of the valuable contribution of the members of the Treasury Benches as well as the Opposition, in making the working of the Committee successful in his undertaking. I also thank the Secretary, Senate Secretariat and staff of Printing Section of the Senate for their cooperation. Thank you sir.

Mr. Chairman: The report stands presented and we thank the members of the Committee. Item No. 4, Senator Kalsoom Perveen Sahiba. Please, move item No. 4.

Senator Kalsoom Perveen: Thank you Mr. Chairman, I beg to lay down the report of the Standing Committee on Narcotics Control for the period of 2005 and 2006.

جناب چیئرمین! میں اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ جتنے میرے colleagues تھے، یہ ان کی participation کے ساتھ ممکن ہوا۔ انہوں نے ایک topic پر کام کیا جو کہ اس وقت پوری دنیا میں زیر بحث ہے۔ اس کے لیے جتنی کاوشیں کی ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ وہ ناقابل فراموش ہیں اور اس کے لیے میں آپ کی سرپرستی، سیکرٹری، سینیٹ سیکرٹریٹ، تمام سٹاف اور سیکرٹری کمیٹی کی بھی بے حد مشکور ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال بھی اس کمیٹی کو فعال بنانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوششیں جاری رکھوں گی۔

Mr. Chairman: The report stands presented and we appreciate the efforts of all Members of the Committee. We will go to item No. 5.

LAYING OF ORDINANCES

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Federal Minister for Law, Justice and Human Rights): Mr. Chairman sir, I beg to lay,

1. The Recognition and Enforcement (Arbitration Agreements

and Foreign Arbitral Awards) Ordinance, 2006 (Ordinance No. XLII of 2006.

2. The Trade Organizations Ordinance, 2006 (Ordinance No. XLIII of 2006).

before the Senate under Clause (2) of the Article 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, read with sub-rule (1) and (32) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid. Now, we move on to the next item No. 6. As the mover is not here, that is the end of the Business and now, I will read out the prorogation order received from the President of Islamic Republic of Pakistan.

In exercise of the Powers conferred by the Clause (1) of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session, summoned on Tuesday, the 16th of January, 2007, on the conclusion of its business.

Sd/-

General Pervaiz Musharraf

President,

Islamic Republic of Pakistan.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون والسلام علیٰ المرسلین والحمد لله رب العالمین-

----

[The House was then prorogued sine die.]